السَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ یعنی سلام تمپر اور رحمت اللہ کی اور بائین طرف منہ پھیر کے بھی یہی کہے امام دونون طرف کے سلام مین اون مقتدیون اور فرشتون کی نیت کرے کہ اوس طرف موجود ہین اور جو مقتدی کہ امام کے پیچھے برابر ہو داہنی طرف سلام مین امام کی اور داہنی طرف کے مقتدی اور فرشتون کی اور بائین طرف سلام مین بھی امام اور بائین طرف کے مقتدیون اور فرشتون کی نیت کرے اور جو داہنی طرف ہین پہلے سلام مین اون مقتدیون اور فرشتون کی نیت کرے جو داہنی طرف ہین اور جو بالکل کنارے ہین فقط فرشتون کی نیت کرے اور دوسری طرف امام اور مقتدیون اور فرشتون کی نیت کرے اور بائین طرف کے لوگ پہلے سلام مین امام اور مقتدیون اور فرشتون کی نیت کرین دوسری طرف اون مقتدیون کے جو اوسکے بائین ہین اور فرشتون کی نیت کرے اور جو بالکل کنارے ہے دوسری طرف فقط فرشتون کی نیت کرے اور منفرد دونون طرف فرشتون کی نیت کرے پھر بعد نماز کے یہ دعا پڑھے سنت ہے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ وَاِلَیْکَ یَرْجِعُ السَّلَامُ حَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یعنی ای اللہ تو ہی سلامت ہے اور تجھے ہے سلامتی ہے اور تیری طرف رجوع ہے سلامتی کی زندہ رکھ ہمکو ای رب ہمارے سلامتی کے ساتھ اور داخل کر ہمکو سلامتی کے گھر مین برکت والا ہے تو ای صاحب بزرگی اور بخشش کے سوا اسکے بہت دعا ہین جونسی چاہے پڑھے لیکن معنی ہر دعا کے معلوم کرے یعنی اپنی حاجت پر خبردار ہو اور مضمون دل مین لا کر جو مانگتا ہون مقرر ملیگا نہایت ضرور ہے حدیث مین آیا ہے اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَۃِ یعنی دعا مغز عبادت کا ہے **فائدہ** حالت قیام مین سجدہ گاہ کی طرف نگاہ رکھے اس تصور مین کہ اس مین مین اگر دفن ہوا ہے اور حالت رکوع مین پشت پا کی طرف نظر رکھے بخیال اسکے کہ قبض روح یہان سے شروع ہوگا اور حالت سجدے مین خسارون اور نتھنون کی طرف دیکھے بلحاظ اسکے کہ اگر وقت دم یہان سے نکل جائیگا اور حالت قعود مین سینے کی طرف دیکھے اس اندیشے سے کہ اگر وقت یہان دم رک جائیگا اور سختی سکرات کی ہوگی اور یہ امور باعث خشوع کے ہین واللہ اعلم بالصواب

فصل ۲۳

علاج اور تدبیر حصول حضور کے پوشیدہ نہ رہے کہ غفلت نماز مین دو سبب سے ہوتی ہے ایک ظاہری دوسرا باطنی ظاہری یہ ہے کہ ایسے مکان مین نماز پڑھتا ہے کہ وہان ایسی چیزین دیکھتا یا سنتا ہے کہ دل اوسکے ساتھ مشغول

ہوتا ہے اسواسطے کہ دل تابع کان اور آنکھ کا ہے اور تدبیر اوسکی یہ ہے کہ نماز خالی مکان مین ادا کرے کہ کچھ آواز
نسنے اور اگر مکان تاریک ہو بہتر ہے اور اگر آنکھ بند کرے واسطے حضور کے تو کچھ مضایقہ نہین اور اکثر عابدون
نے عبادت خانے تنگ اور تاریک بنا رکھے ہین کہ مکان کشادہ مین دل پریشان ہوتا ہے حضرت عبداللہ بن عمر
جب نماز پڑھتے مصحف اور تلوار اور کپڑے اپنے پاس سے جدا کر دیتے کہ تا دل اوسمین مشغول ہو اور سبب باطنی
خطرات پراگندہ دل کے ہین اور یہ سبب سخت ہے اور یہ چند وجہ سے ہوتا ہے ایک اوس کام کی جہت سے کہ وقت
نماز کے دل اوسمین مشغول ہوتا ہے اور تدبیر اوسکی یہ ہے کہ پہلے اس کام کو تمام کرے تب نماز پڑھے اسیواسطے فرمایا
حضرت نے کہ جب کھانا اور نماز دونون جمع ہو جاوین تو پہلے کھانا کھالو اسیطرح جو کوئی بات کسی کو کہنی ہو
اوسکو کہے اور دل کو اوس اندیشہ سے خالی کرے توجہ دوسری اندیشہ کسی کام کا ہو کہ ایک ساعت مین
تمام نہوا اور اندیشہ پریشان دل پر غالب رہتا ہو بطور عادت کے اور تدبیر اوسکی یہ ہے کہ دل کو معانی
قرآن اور ذکر کے ساتھ کہ پڑھتا ہے مشغول رکھے اور معنی سوچتا رہے تا یہ اندیشہ دور ہو اور اگر اندیشہ
نہایت غالب ہو اور ان تدبیرون سے دفع ہو اوسکی تدبیر یہ ہے کہ اوس چیز کو کہ جسکی جہت سے یہ اندیشہ ہے بالکل ترک
کرے اور جب تک کہ اوس چیز کو نہ چھوڑیگا نماز خطرے سے خالی نہوگی مثال اوسکی ایسی ہے کہ جیسے ایک شخص
ایک درخت کے نیچے بیٹھا ہے اور چاہتا ہے کہ یہان چڑیون کا مجمع نہو تو ایک لکڑی لیکے سب چڑیون کو دفع
کرتا اور اڑجاتی ہین پھر جو وہ بیٹھتا ہے وہ پھر جمع ہوجاتی ہین تو اوسکی تدبیر یہ ہے کہ اوس درخت کو جڑ سے کاٹ ڈالے
کہ جب تک درخت رہیگا چڑیان ضرور آئینگی اسیطرح جب تک خواہش ایک چیز کی دفع نکریگا خطرہ اوسکا
ضرور دل مین آویگا اسیواسطے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی شخص نے ایک کپڑا عمدہ تحفہ بھیجا تھا اور اوسپر نقش و نگار
تھا آپکی نظر نماز مین اوس علم پر پڑی جب نماز سے فارغ ہوئے اوس کپڑے کو اوسی شخص کو کہ لایا تھا پھیر
دیا اور کپڑا کہنہ پہن لیا اور اسیطرح حضرت کی نعلین شریف مین تسمہ نیا لگا تھا اور انکو نماز مین خوش لگا آپنے جدا کیا
اور فرمایا عاجزی کی ہے خدا کی درگاہ مین تا مجھپر حجاب نکرے اس نظر کرنے پر اور آپ باہر تشریف لاکے
اور پہلے سائل کو کہ دیکھا دیدیا کیا حضرت طلحہ اپنے باغ مین نماز پڑھتے تھے ایک مرغ خوب صورت درمیان درختون
کے اوڑتا تھا اور راہ نپاتا تھا آپکا دل اوسکے ساتھ مشغول ہو گیا اور نجانا کہ کس قدر رکعت پڑھی ہین پس حضرت کے

پاس آئے اور اپنے دل کا شکوہ کیا اور اوس باغ کو صدقہ دیدیا ایک رات حضرت بایزید بسطامی کا
دل نماز میں خوب متوجہ نہوتا تھا خادم سے پوچھا کہ تلاش کر کوئی چیز دنیا کی اس مکان میں ہے اوسنے عرض کی
کہ ہان خوشہ انگور کا رکھا ہے آپنے فرمایا یہی سبب پریشانی دل کا ہے اوسیوقت اوسکو صدقہ کر دیا اور
بزرگان دین نے ایسے معاملے بہت کیے ہین خلاصہ یہ ہے کہ جب تک دل محبت دنیا اور اوسکی فکر سے
خالی نہوگا نماز حضور کے ساتھ نہوگی اسیواسطے لازم ہے کہ دنیا بقدر حاجت کے قناعت کرکے اپنے
دل کو عبادت خدا کی طرف مشغول رکھے اور جو حضوری خوب حاصل نہو تو چاہیے نوافل بہت حضور دل
سے پڑھیں تا بمقدار چار رکعت کے نماز حضور کے ساتھ ادا ہو کہ نوافل جبر نقصان فرائض کے
ہین **فصل ۲۳** بیچ حکایات نماز حضوری بزرگان دین کے **تنبیہ** یہ حکایات اسواسطے لکھے جاتے ہین
تا لوگ اسکو دیکھکر عبرت قبول کرین اور آپ بھی اوسیطرح نماز ادا کرین یہ طریق قصے کہانیکے سمجھین
نقل ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے اور آپکا سینہ اور دل ایسا جوش کرتا تھا کہ آواز
آتی تھی جیسے دیگ آگ پر جوش کرتی ہے اور آواز دیتی ہے حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ جب حضرت نماز پڑھتے
گویا کہ نہ ہم حضرت کو نہ حضرت ہمکو پہچانتے اور بھی حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ جب حضرت کچھ کھانا پینا
اور رات کو کچھ نکھاتے اور بھوک کا غلبہ ہوتا تو بار بار مسجد میں تشریف لیجاتے اور نماز میں مشغول ہوتے **نقل**
ہے کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ جو نماز پڑھتے آواز انکے جوش دل کی دو میل سے سنی جاتی **نقل** ہے جب حضرت ابراہیم
علیہ السلام حضرت سارہ کے ساتھ مصر میں پہنچے اور وہان کے بادشاہ ظالم نے حضرت سارہ کو چھین لیا اور
ارادہ بدکاری کا کیا حضرت ابراہیم نماز میں مشغول و مستغرق ہوئے حق تعالی نے نماز کی برکت سے حجاب
حضرت کی آنکھوں سے اوٹھا دیا سو معاملہ حضرت سارہ کا بچشم خود ملاحظہ فرماتے تھے کہ جب بادشاہ نے ارادہ کیا
کیا ایسے مرض میں مبتلا ہو گیا کہ قریب ہلاکت کے ہوا تب اوسنے حضرت سارہ سے التجا دعا کی کی آپکی دعا سے
چنگا ہوا پھر وہی ارادہ کیا اور وہی عارضہ پیش آیا پھر حضرت سارہ کی دعا سے اچھا ہوا اسیطرح تین بار جب گذرا
پھر لاچار ہو کر حضرت سارہ کو حضرت ابراہیم کے پاس بھجوا دیا حضرت سارہ نے قصد کیا کہ اوس ماجرے کو بیان کرین
کہ حضرت ابراہیم نے خود سب حال بیان کر دیا **نقل** ہے کہ حق تعالی نے حضرت موسی کی طرف وحی بھیجی کہ

موسی جب تجکو یاد کرا اوسوقت تیرے اعضا کانپنے لگین اور میرے ذکر کے وقت خاشع اور مطمئن ہو اور جب میرا ذکر کرو اپنی زبان کو دل کے موافق کرو اور جب کھڑے ہو میرے آگے کھڑے ہو مثل بندۂ ذلیل کے اور مناجات کرو میرے ساتھ دل ڈرنے والے اور زبان سچی سے نقل ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نماز مین مثل میخ کے ہو جاتے تھے اور عبداللہ بن زبیر مثل لکڑی کے ہو جاتے تھے نقل ہے کہ جب وقت نماز کا آتا حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کے بدن پر لرزہ پڑتا اور فرماتے آیا وقت اوس امانت کا یعنی نماز کہ سات آسمان و زمین پر پیش کیے گئے اور وہ طاقت اوسکے اوٹھانے کی نہ رکھتے نقل ہے ایکبار کسی غزوے مین جناب امیر کے بدن مبارک مین گانسی تیر کی گھس گئی جراح ہر چند نکالتا وہ گانسی بسبب تکلیف کے نکل نہ سکتی اوسوقت آپ نماز مین مشغول ہوئے اور جراح سے فرمایا تو بے تکلف نکال لے اوس نے گوشت کاٹ کے نکال لیا اور آپ کو حالت نماز مین کچھ درد محسوس نہوا نقل ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس کا ایک لڑکا قریب وفات کے ہوا جب آپکو خبر ہوئی نماز مین مشغول ہوئے اور بقدر مستغرق ہوئے اور طول کیا کہ لوگ اوسکو دفن کر آئے آپ کو خبر ہوئی بعد نماز کے لوگون نے سبب اسکا پوچھا آپ نے فرمایا کہ مجکو محبت اس لڑکے کی غالب تھی اوسکی مصیبت پر صبر نکرسکتا تھا واسطے اوسکے حکم خدا کے نماز کی طرف التجا لایا اور بیخبر ہوا نقل ہے کہ حضرت امام زین العابدین جب ارادہ کرتے کہ نماز کی طرف نکلین ایسا رنگ آپ کا متغیر ہوتا کہ پہچانے نجاتے تھے پس لوگون نے سبب اسکا پوچھا آپ نے فرمایا آیا جانتے ہو کسکے سامنے کھڑے ہونیکا ارادہ رکھتا ہون نقل ہے کہ ایک گروہ صحابہ کے نماز مین ایسے ساکن ہوتے کہ چڑیا انسے نہ بھاگتی معلوم ہوتا تھا کہ گویا پتھر ہین نقل ہے کہ مسلم بن یسار ایکروز مسجد بصرہ مین نماز پڑھتے تھے ناگاہ ستون مسجد کا گر پڑا کہ آواز اوسکی گرنیکی بازار کے لوگون نے سنی اور حضرت مسلم بن یسار نماز مین مشغول رہے اور اونکو کچھ خبر نہوئی نقل ہے ایک بزرگ کو امامت کے واسطے آگے لیگئے اونھون نے کہا مین صلاحیت امامت کی نہین رکھتا جب اصرار کیا لوگون نے تب امام ہوئے اور تکبیر کہکر بیہوش ہوگئے لوگون نے دوسرے کو امام کیا جب اونکو افاقہ ہوا سبب بیہوشی کا لوگون نے پوچھا اونھون نے کہا کہ جب مین نے لوگون سے کہا کہ راست اور سیدھے ہو ہاتف نے آواز دی کیا تو اللہ کے ساتھ کبھی راست اور سیدھا ہوا ہے نقل ہے کہ حاتم اصم وعظ فرماتے تھے ایکدن اونسے محمد بن

نے کہا اے حاتم تم لوگون کو وعظ کہتے ہو آیا نماز بھی اچھی طرح پڑھتے ہو کہا ہان پوچھا کیونکر پڑھتے ہو کہا
کھڑا ہوتا ہون مین بارادہ نماز امر کے ساتھ اور چلتا ہون مین خوف کے ساتھ اور داخل ہوتا ہون مین مسجد مین
ہیبت کے ساتھ اور تکبیر تحریمہ کہتا ہون مین عظمت کے ساتھ اور قرات کرتا ہون مین ترتیل کے ساتھ اور رکوع کرتا ہون مین
خشوع کے ساتھ اور سجدہ کرتا ہون مین تواضع کے ساتھ اور جلسہ کرتا ہون مین واسطے تشہد کے تمامی کہتا
اور سلام پھیرتا ہون مین اوپر طریقے سنت کے اور سپرد کرتا ہون مین اوسکو طرف رب اپنے کے اور محافظت کرتا ہون
اوسکی اپنے ایام حیات تک اور لوٹتا ہون مین ساتھ ملامت کے اپنے نفس پر بسبب قصور کے نماز مین اور ڈرتا ہون
کہ قبول نہووے نماز میری اور امیدوار ہون کہ قبول کیجائے اور مین درمیان خوف و رجا کے ہون اور شکر گذار اوسکا ہون
جسنے مجھے نماز سکھائی اور سکھاتا ہون جو کوئی مجھسے پوچھتا ہے اور حمد کرتا ہون اپنے رب کی کہ مجکو راہ بتائی
پس کہا محمد بن یوسف نے تم ایسے شخص کو زیبا ہے کہ وعظ کہو **نقل** ہے کہ حضرت حاتم اصم سے لوگون
نے پوچھا کہ تم کس طرح نماز ادا کرتے ہو پس اونہون نے کہا پورا کرتا ہون مین وضو کو اور آتا ہون اوسجگہ
مقام مین کہ ارادہ نماز کا رکھتا ہون پس بیٹھتا ہون اوس جا تا جمع ہون اعضا میرے پھر کھڑا ہوتا ہون
طرف نماز کے اور گردانتا ہون کعبہ کو سامنے ابرو اپنی کے اور پل صراط نیچے قدم اپنے کے اور جنت
داہنے اپنے اور دوزخ بائین اپنے اور ملک الموت اپنی پشت پر اور یہ گمان کرتا ہون کہ یہ آخر نماز میری
ہے **نقل** ہے بعض بزرگون کی کہ ایک شخص کو وقت نماز کے معین کرتے کہ اونکی رکعت کا شمار کیے جائے کہ
بسبب کمال حضوری یا واسطے استغراق کے عدد رکعات کا خیال نرہتا تھا **نقل** ہے بعض بزرگون سے کہ
جب اپنے گھر داخل ہوتے سب گھر والے اونکے خوف اور رعب سے خاموش رہتے جب وہ نماز مین مشغول
ہوتے تب سب گھر والے باتین کرتے اور لڑکے شور اور غل مچاتے اونکو خبر نہوتی **نقل** ہے کہ حضرت ابو بکر
کتانی رحمہ بڑے ولی کامل تھے ایک شب چادر اوڑھے نماز پڑھتے تھے اور بندگی خدا مین بیخود تھے چور
اونکی چادر اوتار لے گیا بازار مین دلال کو بیچنے کو دی تھی کہ ناگاہ ہاتھ وہین خشک ہو گیا ہرچند ہاتھ
جنبش نکرتا تھا یہ حال دیکھکر سب بازاری جمع ہو گئے افسوس کرنے لگے اور اوس سے
پوچھنے لگے جب اوسنے حقیقت چوری کی بیان کی سبنے کہا اے خدا اوس ولی اللہ کی خدمت مین

جلد جا اور چادر لے جا اور اپنا قصور معاف کرا چور دوڑا گیا دیکھا تو بدستور عبادت مین مشغول ہین جیسے
تھے جیسے چادر اوتاری تھی ویسے ہی اوڑھا دی اور ایک طرف مؤدب بیٹھ گیا بعد فراغ نماز کے
اونکے پیرون پڑا تھا اور ہاتھ جوڑتا تھا کہ میرا قصور معاف کیجیے فرمایا تونے کیا قصور کیا ہی جو معاف
کراتا ہی تب اوسنے وہ واردات بیان کی فرمایا واللہ مجکو ہرگز معلوم نہین کہ کب تونے چادر چرائی اور کب
پھر اوڑھا دی پھر دعا کی الٰہی اسنے چادر پھیر دی تو بھی اسکا ہاتھ پھیر دے اللہ کے حکم سے اوسی وقت ہاتھ
اچھا ہو گیا **نقل** ہی حامد اسود سی کہ ایک مرتبہ ابراہیم خواص کے ہمراہ سفر مین تھا سانپون کے جنگل مین
پہنچا مینے کہا یہان سے جلد نکل چلو ایسا نہو رات ہو جاوے اور ہم سانپون مین گھر جائین کہ اون سے
جان بچانی مشکل ہو گی پس ابراہیم نے یہ سنتے ہی وہین بستر کر دیا مین بھی مجبور ہو گیا رات کو جاڑے کی شدت
سے سانپون نے گھیر لیا مین ڈر کر کہنے لگا سانپ سانپ پر ابراہیم نے کہا چپ رہ اور یاد خدا مین مشغول ہو جا
بیٹھ ذکر اللہ شروع کیا پھر غفلت نیند سے ذرا غافل ہو گیا پھر یکایک سانپون سے گھبرا کر چلا کر بھاگون
ابراہیم نے جھڑک دیا اور کہا ذکر اللہ کیون نہین کرتا غرض اسی طرح سے تمام رات گذری جب بعد نماز صبح اور وظیفہ
معمول کے چلے دیکھتا کیا ہون کہ اوسی مقام پر جہان جانماز شیخ کی بچھی تھی ایک بڑا کالا سانپ پڑا ہی مینے
متعجب ہو کر شیخ سے کہا فرمایا کیا تعجب کرتا ہی اگر یقین کی بو بھی باس تجھ مین باقی ہی کہ رات کو شغل الٰہی
سے محفوظ رہے عجب تھا **نقل** ہی کہ عامر بن عبدالقیس کو جو لطف نماز مین حاصل تھا ایک بار شیطان
علیہ اللعین بصورت بڑے کالے سانپ کے مسجد مین آیا اور ... اور عامر ویسے ہی نماز مین
مشغول رہے اور جنبش بھی نکی جب وہ خبیث عاجز ہو کر انکے کرتے مین گھس ... سے نکلتا اور اونکو ڈراتا
تب بھی آپ خبر نہو سکے کہ کیا ہی بدستور عبادت الٰہی مین مشغول رہے آخر کو وہ ملعون ناچار ہو کر چلا گیا کسی نے کہا
یا حضرت آپ اس کالے سانپ سے نہین ڈرتے فرمایا ہم سوا خدا کے کسی سے نہین ڈرتے **نقل** ہی کہ جب امیر معاویہ
سزا رہے تو عامر بن قیس بیابان پر چلے گئے اور وہان بیٹھکر کلام اللہ پڑھنے لگے ناگاہ عشا ہو گئی ایک
نصرانی عابد آیا اور کہا تو کون ہی کہا مسافر ہون بولا رات کو میرے پاس رہو ورنہ تم بچے نہ رہوگے یہ جنگل سانپون
کا ہی تمکو کاٹ کھاوینگے کہا خلاف مذہب کے پاس میرے گذر نہو گی وہ لاچار ہو کر چلا گیا بعد آدھی رات کے عابد نے تحقیق

دیکھا تو حضرت عامر عبادت الٰہی میں مصروف ہیں اور ایک شیر لوٹ لگا کر و پہرے والے کیطرح ٹہلتا ہے جب نماز سے
فارغ ہوئے شیر سے کہا تجکو جو کچھ کہنا ہو تو کہہ ورنہ رخصت ہو تاحق خلل انداز نہو پھر وہ عاجزی کرتا دم ہلاتا
چلا گیا نصرانی عامر کا یہ حال دیکھکر حیران ہوگیا اور جلد آکر عامر کے قدم چومنے لگا اور کہا اے رب عز نے کیا
آپ کون ہیں اور کیا مذہب رکھتے ہیں کہا میں ایک غریب گنہگار مسلمان ہوں حق تعالی نے شہر سے تعصب کے
نکل آیا اور سنکے کہا اللہ اکبر جب غریب گنہگار اس مذہب کے ایسے صاحب کرامت ہیں واللہ اعلم نیک کیسے
ہونگے پس وہ اسی وقت مسلمان ہوگیا **خاتمہ** الحمد للہ الذی وفقنی علی اتمام ہذہ
الرسالۃ علی حسب ما تھوی الفقیر مخفی نہ رہے کہ اس رسالے میں اسرار و فضائل و بعض مسائل ضروری
نماز کے بیان کیے گئے اور جو شخص دریافت زیادہ مسائل کے کتب فقہ عربی اور فارسی اور اردو کے موجود ہیں
جسکو حاجت ہو اوس میں دیکھ لے یا کسی عالم سے دریافت کر لے اس فقیر مولف نے مضامین اس کتاب کے کتب
معتبر مثل تفسیر فتح العزیز اور تفسیر حسینی اور مشکوۃ شریف اور شرح سفر السعادۃ اور در مختار اور شرح وقایہ اور شرح عقائد
اور نور الانوار اور احیاء العلوم اور کیمیای سعادت و عوارف المعارف و حقیقۃ الصلوۃ و حکایات الصالحین وغیرہ
اور بعض تحریرات مولانا شیخ اللہ بخش رحمہ اللہ سے اور جو کچھ کہ اس خاکسار نے بخدمت عالموں اور بزرگوں کے
استفادہ کیا اور جو کچھ کہ حق تعالی نے اپنے فضل سے اوپر قلب اس فقیر کے القا کیا لکھا لیکن اسرار نماز کے
اسی قدر پر منحصر نہیں ہیں لکھا ہوا یہ ہیں بہت تھوڑا لکھا ہے اور جس قدر حق تعالی جس بندے کو اپنے الہام کرے بیان
کر سکتا ہے یہ ایک قطرہ ہے دریا سے اور ایک شعاع ہے آفتاب سے امید ناظرین اس کتاب سے یہ ہے کہ جو اس کتاب کے ملاحظہ
فرماویں اس فقیر بے بضاعت کے حق میں دعای خیر فرماویں حق سبحانہ تعالی سب مسلمانوں کو توفیق خیر کی دیوے
اور اپنی عبادت خصوصاً نماز حضوری میں مشغول رکھے اور فقیر اور سب مسلمانوں کی عاقبت بخیر کرے آمین
یارب العالمین صلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ و ازواجہ و اتباعہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین
تمت سجع دلگاہ پاک بر زدم کلک کہ رسالہ نامہ مسمی باسرار الصلوۃ تمت بتاریخ ... روز پنجشنبہ ... ہجری
بدستخط مولف خاکسار کی تمام ہوا بیت خدایا بیامرز این ہر سہ را مصنف و نویسندہ و خوانندہ را فقط

فہرست فصول اسرار الصلوٰۃ

صفحہ	فصل	صفحہ	فصل
٣	فصل ١ بیچ بیان عقائد حقہ کے	٦	فصل ٢ بیچ بیان اصطلاحات فقہا کے
٨	فصل ٣ بیچ بیان فضائل طہارت کے	١٠	فصل ٤ بیچ بیان فضائل وضو کے
١١	فصل ۵ بیچ بیان بعض مسائل وضو اور غسل اور تیمم کے	١۵	فصل ٦ بیچ بیان فضائل مسواک کے
١٦	فصل ٧ بیچ بیان اسرار وضو کے	٢٠	فصل ٨ بیچ بیان فضائل نماز کے
٢٢	فائدہ بیچ بیان صلوٰۃ وسطیٰ کے	٢٣	فصل ٩ بیچ بیان وعید تارک نماز کے
٢٤	فصل ١٠ بیچ بیان فضیلت نماز کے اوپر عبادات دوسری کے	٢٦	فصل ١١ بیچ بیان کیفیت فرض ہونے نماز کے
٢٨	فصل ١٢ بیچ بیان ثبوت فرض نماز پنج وقتی کے قرآن مجید سے	٣٠	فصل ١٣ بیچ بیان اوقات مستحب نماز کے
٣٠	فصل ١٤ بیچ بیان فضائل اور اسرار اذان کے	٣۵	فصل ١۵ بیچ بیان فرائض اور واجبات نماز کے
٣٧	فصل ١٦ بیچ بیان امامت اور جماعت کے	٤٠	فصل ١٧ بیچ بیان وتر اور نوافل کے
٤٤	فصل ١٨ بیچ بیان جمعے اور عیدین کے	٤٦	فصل ١٩ بیچ بیان فضائل نماز حضوری کے
۵٠	فصل ٢٠ بیچ بیان اسرار نماز کے	۵٢	فصل ٢١ بیچ بیان کیفیت نماز حضوری کے
۵٨	فصل ٢٢ بیچ بیان علاج اور تدبیر نماز حضوری کے	٦٠	فصل ٢٣ بیچ بیان حکایات نماز حضوری بزرگان دین کے

الحمد للہ رب العالمین کہ کتاب مستطاب سرمایۂ ہدایت و نجات اسرار الصلوٰۃ تالیف برگزیدۂ
جہان مقبولِ یزدان مولوی عبد السبحان بن مولوی محمد محسن متوطن نارہ ضلع کڑا کانپور
محلۂ بیگاپور مطبع نظامی میں باہتمام راجی رحمتِ ایزدِ منان محمد عبد الرحمن بن حاجی محمد روشن خان
غفر لہما اللہ الحنان پندرہویں ۱۵ رجب المرجب ۱۲۷۶ ہجری کو مطبوع ہو کر مطبوع طبائع
خاص و عام ہوا

اشتہار

یہ کتاب بموجب قانون بستم ۱۸۴۷ء کے چھپی رجسٹری گورنمنٹ میں داخل ہوئی کوئی
شخص بدون اجازت عاجز کے قصد چھاپنے اور چھپانے کا نہ کرے

وجہ ختم بر خاتمہ

واسطے سند اس بات کے کہ یہ کتاب چھپی ہوئی مطبع نظامی کی ہے مہر اور دستخط
مہتمم کے کیے گئے

العبد

[signature] بن حاجی محمد روشن خان حنفی بقلم خود